جشن ولادتِ مُرشد کریم سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی، مورخہ 25 نومبر، 2009 بروز بدھ، شام چھ بجے، افضل میرج ہال، مری روڈ، راولپنڈی

از: اجمل چوہدری
25 Nov, 2009

عرب کیوں پاکستان کی مخالفت کر رہے ہیں؟

بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں وزیرستان سے آنے والے مہاجرین سے انٹرویو کیا۔ جنوبی وزیرستان کے علاقے مکین سے نقل مکانی کرنے والوں میں ڈاکٹر جلال بھی شامل ہیں وہ اپنے خاندان کے ساتھ صوبہ سرحد کے دارلحکومت پشاور پہنچے ہیں۔ اُنہوں نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ علاقے میں فوج اور طالبان کے درمیان شدید لڑائی ہو رہی ہے اور وہاں لڑائی سے بچنے کے لئے لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں۔ وہ پرُامید ہیں کہ فوجی کاروائی کے بعد علاقے سے شدت پسندی کا خاتمہ ہو جائیگا۔

اور اُن میں سے ایک اُستاد کی رائے کے مطابق جس نے اپنا نام بتانے سے انکار کر دیا کہا: ''میرے خیال میں پاکستان نے طالبان کو جس مقصد کے لئے بنایا تھا حکومت اسے طالبان پر اچھی طرح سے واضح نہیں کر سکی ہے۔ اگر حکومت طالبان کو اپنی غرض و غایت سے آگاہ کر دے یعنی میرا مطلب ہے کہ انہیں اس لیے بنایا گیا کہ وہ افغانستان میں امریکی فورسز کے خلاف لڑیں نہ کہ پاکستان کے خلاف۔ اُستاد کے خلاف میں اگر حکومت ایسا نہیں کر سکتی تو ان کی دوسری تجویز یہ ہے کہ ُ حکومت پہلے طالبان کے مالی ذرائع کی شہہ رگ کو کاٹ ڈالیں یعنی عربوں سے انہیں جو پیسہ مل رہا ہے اس کے راستے منقطع کر دیں۔ میں وہاں رہتا ہوں مجھے بھی پتا ہے اور خود طالبان بھی کہتے ہیں کہ ہمیں عربوں سے پیسہ ملتا ہے''۔

(حوالہ: http://www.bbc.co.uk/urdu/pakistan/2009/10/091020_waziristan_dangers_zee.shtml)

جی ایچ کیو راولپنڈی پر دہشت گردوں کے حملے پر ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر کے اسی سالہ رہنما سید علی گیلانی نے اپنے بیان میں کہا: ''پاکستان کی فوج اور اس ملک کے اداروں پر حملے کر کے طالبان غیر اسلامی فعل کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ طالبان پاکستان کو کمزور کر رہے ہیں۔ پاکستان کی فوج اور یونیورسٹیوں و دیگر اداروں کے نام پر اسلام کے نام پر حملے کر کے یہ لوگ دراصل اسلام کی جڑیں اُکھاڑ رہے ہیں۔''

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے عرب بھائیوں نے ان دہشت گردوں کو اسلحہ اور پیسہ فراہم کر کے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کا مشن کیوں سونپا ہے؟

عرب کیوں ایک مسلمان ایٹمی طاقت کے خلاف برسرِ پیکار گروہوں کو مالی امداد فراہم کر رہے ہیں جن کے منصوبے ہندوستانی خفیہ ایجنسیاں اور اسرائیلی ایجنسیاں ترتیب دیتی ہیں؟

جن دہشت گردوں کے بارے میں ہر لیڈر اور مذہبی رہنما یہ بیان دے رہا ہے کہ ان عناصر کا تعلق دین سے ہر گز نہیں ہے اور دین اسلام کو محض بدنام کیا جا رہا ہے اور یہ دہشت گرد پاکستان کے دشمن ہیں جو سرکاری عمارتوں، قانون نافذ کرنے والے

اداروں اور پولیس کے جوانوں اور عام شہریوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنا چاہتے ہیں۔ ایک مظبوط اور طاقتور پاکستان کیوں عربوں کو منظور نہیں ہے؟

حالانکہ سعودی حکومت اور حکمران پاکستان کو ہر موقع پر مدد فراہم کرتے ہیں اور ہر کڑے وقت میں پاکستان کا ساتھ دیتے نظر آتے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان امریکہ کا حلیف ہے اور سعودی حکومت امریکی دائرہ اثر میں ہے۔

کیا یہ سعودی باشندوں کی نجی کوششیں ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کیا یہ سعودی حکومت کے خلاف ایک ردعمل ہے یا کوئی اور وجہ؟

ان سوالوں کے جوابات جاننا اہم ہے۔

<u>غیر مسلموں کے تاثرات:</u> ہندوستان کے سرکردہ وکیل اور سابق وزیر قانون رام جیٹھملانی نے 21 نومبر، 2009 کو دہلی میں دہشتگردی پر ایک بین الاقوامی اجلاس میں شرکت کرتے ہوئے کہا کہ دہشگردی کے لیے وہابی ذمہ دار ہیں۔

خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق رام جیٹھملانی کے اس بیان کے بعد اجلاس میں شرکت کرنے والے سعودی عرب کے سفیر فیصل الترد احتجاجاً وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے۔

جیٹھملانی نے کہا ''یہ ایک افسوس کی بات ہے کہ 17 ویں صدی میں سعودی عرب میں ان لوگوں نے ایک ایسا انسان پیدا کیا جس کا نام تھا 'وہاب'۔ جسے مسلم دُنیا کے زوال کی فکر تھی لیکن اُنہوں نے غلط طریقہ کار اپنایا''۔

جیٹھملانی نے الزام عائد کیا کہ وہابی نوجوانوں کے ذہن میں گندگی بھر کر انہیں دہشتگرد حملے کرنے کا اُکسا رہے ہیں۔ وہ پیغمبر اسلام کی بہت عزت کرتے ہیں جو بہت امن پسند تھے۔

اُس نے مزید کہا ''ہندوستان کے اس ملک (سعودی عرب) کے ساتھ دوستانہ تعلقات رہے ہیں جو وہابی دہشتگردی کی حمائت کرتا ہے۔ یہ ایک افسوس کی بات ہے کہ دہشتگردی کے لئے پورے اسلام کو ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے لیکن یہاں تو ہندو دہشت گرد بھی موجود ہیں بودھ دہشگرد بھی۔''

(حوالہ: بی بی سی کی ویب سائٹ: http://www.bbc.co.uk/urdu/india/2009/11/091122_jethmalani_wahabi_np.shtml)

<u>وھابیوں کا مشن کیا ھے؟</u>

محمد ابن عبدالوہاب 1703 میں پیدا ہوا اور 1792 میں فوت ہوا۔ اُس کے پیروکاروں کو وہابی کہتے ہیں۔ وہابی اپنے آپ کو مؤحدین کہلاتے تھے۔ وہابیوں کا عقیدہ تھا کہ پیغمبروں اماموں اور اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا شرک اور غیر اسلامی ہے۔ اُنیسویں صدی عیسوی میں اُس نے صوفیائے کرام اور شیعہ مسلمانوں کے خلاف مہم چلائی۔ اُس نے اپنے مذہب کو ہمسایہ قبائل پر مسلط کرنے بعد دیگر مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک قرار دے کر اُن کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ جن لوگوں کے اس بات سے اتفاق نہ کیا ان کو قتل کر دیا گیا اور ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں۔ ہزاروں مسلمان اپنی جانیں بچانے کے لئے مکہ اور مدینہ سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

1802 عیسوی تک وہابیوں نے سلطنت عثمانیہ کے زیرِ انتظام حجاز مقدس پر قبضہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے آخر کار اُنہوں نے 1802 میں طائف فتح کیا اور 1803 عیسوی میں وہ مکہ میں داخل ہوئے۔ اُنھوں نے معصوم مسلمانوں کا خون بہایا اُن کی املاک پر قبضہ کیا اور مزارات و مقدس مقامات کو مسمار کر دیا۔ شاہ السعود نے حج پر آنے والے مسلمانوں پر یہ شرط عائد کی کہ وہ وہابی ازم قبول کریں ورنہ اُنہیں غیر مسلم تصور کیا جائے گا جو حرم میں داخل نہیں ہو سکتا۔

عالم اسلام نے سلطنت عثمانیہ سے مدد کی درخواست کی تو خلیفہ نے مصر کے حاکم محمد علی پاشا کو وہابیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے بھیجا جس نے 1813 عیسوی تک سلطنت عثمانیہ کے باغیوں کو شکست دے کر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا نظم و نسق بحال کر دیا۔ جو تقریباً سو سال تک برقرار رہا۔

1907 میں ترکوں نے دمشق سے مدینہ تک ٹرانس حجاز ریلوے سروس شروع کی جو حاجیوں کو مفت سفر اور کھانے پینے کی سہولت فراہم کرتی تھی۔ جب لارنس آف عریبیہ کے ساتھ مل کر عرب قبائل اور شریف مکہ حسین نے مل کر بغاوت برپا کی تو اس ریلوے لائن کو جگہ جگہ سے اُڑا دیا گیا۔ اس بغاوت پر علامہ اقبالؒ نے نہایت دُکھ سے فرمایا:

ہاشمی بیچ رہا ہے آبروئے دینِ مصطفٰےؐ

1901 عیسوی میں عبدالعزیز السعود نے ان وہابیوں کی مدد سے ریاض پر قبضہ کر لیا اور آہستہ آہستہ اردگرد کے علاقوں پر جنگ و جدل اور لوٹ مار کر کے اپنے علاقے میں شامل کرتا رہا۔

پہلی جنگ عظیم (1914ء) میں خلافت عثمانیہ نے جرمنوں کا ساتھ دیا۔ جرمنی کو شکست ہوئی تو عثمانی خلافت کو بھی شکست ہوئی۔ تمام علاقے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلنا شروع ہو گئے۔ انگریزوں نے ہندوستان کی طرف سے پیش قدمی کر کے عراق پر چڑھائی کر دی، روس نے اوپر کے علاقوں پر قبضہ کیا، فرانس نے شام پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح مسلمانوں کی عظیم سلطنت کے حصے بخرے کیے گئے جس کی سازش کئی سالوں سے کی جا رہی تھی اور عربوں نے اس جنگ میں مسلمانوں کی عظیم سلطنت عثمانیہ کے مقابلے میں اس کے دشمنوں کا بھرپور ساتھ دیا۔ اُردن کی حکومت جو اپنے آپ کو ہاشمی کہلاتی ہے یہ وہی ہاشمی ہیں جن کی غداری کی وجہ سے علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: ہاشمی بیچ رہا ہے آبروئے دینِ مصطفٰےؐ اُسی غداری کے صلے میں انگریزوں نے شریف مکہ کا ایک بیٹا حکمران بنا کر اُردن میں بھیجا اور ایک عراق میں بھیجا اور باقی عرب قبائل جنہوں نے بغاوت برپا کی تھی اُنہوں نے یہ حکومت قائم کی جو آج حجاز میں قائم ہے یعنی سعودی عریبیہ۔ یہ ساری مسلمانوں کے خون پر بنی ہوئی ہے۔

خلافت عثمانیہ کی شکست کے بعد جب جنرل ایلن بائی نے 1917 میں برطانوی فوجوں کے ساتھ فلسطین میں بیت المقدس شریف پر قبضہ کیا تو بے اختیار کہا تھا آج صلیبی جنگیں ختم ہوئی ہیں۔ کیونکہ اُن کے خیال میں مسلمانوں کی وہ عظیم قوت جو ان کے لئے ہر قدم پر رکاوٹ تھی اب اتنی کمزور ہو گئی تھی اُسکا اپنے آپ کو سنبھالنا بہت مشکل تھا۔ فلسطین پر قبضے کے ساتھ ہی انگریزوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ یہاں وہ اسرائیل قائم کریں گے۔

(حوالہ: http://www.youtube.com/watch?v=xfE-6LT9W2Y&feature=related)

اس صورتحال سے السعود نے فائدہ اُٹھایا اور 1924 میں وہابی حجاز میں دوبارہ داخل ہوئے اور لوٹ مار اور قتل وغارت کا بازار گرم کیا۔ لوگوں کو گلیوں اور بازاروں میں قتل کیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو بھی نہیں بخشا گیا۔ 1925 تک جنت البقیع، جنت المعلیٰ، مقدس مزارات اور مکہ کے قبرستان کو تباہ کر دیا گیا۔ 1932 میں اس عرب علاقے کو باقاعدہ **سعودی عریبیہ** کا نام دے کر بادشاہت کا اعلان کیا گیا۔

وہابیوں نے 20 ویں صدی میں اپنے عقائد کو دُنیا بھر میں پھیلانے پر خصوصی توجہ دی اور اسے مشن کا درجہ دیا۔ پہلا وہابی تبلیغی مشن 1912 میں وسطی ایشائی ممالک میں بھیجا گیا جس نے وادی فرغانہ اور تاشقند میں مراکز بنائے۔

سعودی عرب سے وہابی ازم کو دیگر علاقوں میں ایکسپورٹ کرنے کے لئے 1962 میں **مسلم ورلڈ لیگ** قائم کی گئی تو وہابی مشن نے بھرپور تبلیغی کام شروع کر دیا۔ 1966 میں جب مصریوں نے سید قطب کو اُس کے نظریات کے باعث ملک بدر کیا تو وہ سعودی عریبیہ چلا گیا۔ اُس نے سعودی عرب میں اپنا اثر ونفوذ بڑھایا اور سعودی یونیورسٹیوں میں نوجوانوں کو وہی تعلیم دینے لگا جس کی بنیاد پر مصر سے اُس کو جلاوطن کیا گیا تھا۔ اُس نے سعودی عرب میں بیداری کی تحریک شھـــــوہ کی بنیاد رکھی جس نے 1980 کی دہائی میں کافی قوت پکڑ لی۔ شہوہ تحریک میں وہابی اور سید قطب کی تعلیمات کا عنصر غالب تھا۔ جس سے سعودی عرب وہابی انتہاپسندی کے زیر اثر آنا شروع ہو گیا۔

1973 کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد تیل کی قیمتوں میں یک دم بہت زیادہ اضافہ ہوا جس سے سعودیوں کے پاس روپے کی فروانی ہوئی تو اُنھوں نے اپنے تبلیغی مشن کے لئے وافر فنڈز مختص کیے۔ اس دولت کو سعودیوں نے مصر، پاکستان، ملیشیا، انڈونیشیا، مغربی چین اور وسطی ایشائی ریاستوں میں اپنے نظریات کے فروغ کے لئے بے دریغ استعمال کیا۔

1990 میں کویت کی جنگ میں جب سعودی عرب نے امریکہ کو اجازت دی کہ وہ اُن کے ملک میں فوجی اڈے بنائے اور فوج رکھے تو اس بات پر سعودی حکمرانوں اور ان کے انتہا پسند وہابی اتحادیوں میں اختلاف نے جنم لیا جو بڑھتا گیا۔ ردّ عمل کے طور پر یہ انتہا پسند وہابی اُن علاقوں کی طرف متوجہ ہوئے جہاں آج کل جنگ اور شورش جاری ہے۔ یہ وہابی ازم ایکسپورٹ کرنے میں مخلص ہیں۔ اُسامہ بن لادن اس کی ایک مثال ہے جو کافی مشہور ہو چکا ہے۔

(حوالہ: http://www.nmhtthornton.com/wahhabi_movement.php)

25 نومبر 2009 کے اخبارات نے یہ خبر شائع کی ہے کہ امریکی ایلچی رچرڈ ہالبروک نے واشنگٹن میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ امریکہ نے سعودی عرب کے ذریعے افغانستان میں طالبان سے مذاکرات کیے ہیں۔ یہ بات طالبان میں سعودی اثر ونفوذ کی واضح دلیل ہے۔ سعودی عرب امریکہ کے لئے بھی قابلِ اعتبار اتحادی ہے جبکہ پاکستان کے بارے میں امریکہ کے شکوک و شبہات میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ امریکی حکام بار بار ISI کے ذریعے مُلا عمر کے کوئٹہ سے کراچی منتقل ہونے کی باتیں کرتے ہیں۔ اگر یہ حقیقت ہے تو پھر طالبان کے ساتھ مذاکرات پاکستان کے ذریعے کیے جاتے نہ کہ سعودی عرب کے ذریعے۔

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہُ العالی سے عرب ملکوں کے بارے میں سوال کیا گیا:

سوال : گستاخی معاف ، عرب ممالک میں گناھوں کا انبار ھے . اور آپ سب جگہ جا کر ذکر قلب کی دعوت دیتے رھے ھیں تو ذکر قلب کی دعوت آپ اُن میں کیوں نھیں دیتے؟

آپ نے جواب میں فرمایا:

’’ہم ہر جگہ جا کر دیتے ہیں۔ عرب میں بھی گئے۔ اور جن کو اللہ چاہتا ہے اُن کے دِل میں اللہ اللہ شروع ہوتی ہے اور جن کو وہ نہیں چاہتا ہم پلٹ کر اُدھر جاتے ہی نہیں ہیں۔ جن کو چاہتا ہے تو ہماری ہمت بڑھتی ہے تو چلے جاتے ہیں۔‘‘

(خطاب شاہ فیصل کالونی کراچی 1998 http://www.asiinternationals.com/Khitabaat/Khitab_Shahfaisal/SF-01.htm)

کوٹری شریف میں سالانہ گیارھویں شریف 1999 (http://www.asiinternationals.com/Khitabaat/Grwn98/Grwn9801.htm) کے ایک عظیم الشان اجتماع میں فرمایا:

’’میں چاہتا ہوں اپنے علم کی روشنی میں امام مہدیؑ کو متعارف کراؤں۔ کیونکہ صدیوں سے جہاں مومنوں کو ان کا انتظار ہے اسی طرح دجالیے بھی ان کے قتل کیلئے بے قرار ہیں۔ پہلے ذرا دجالیوں کی تشریح آپ کو بتاتا ہوں۔ جو شخص کہے کہ اگر امام مہدی میرے زمانے میں آ گئے تو میں اس کی ٹانگیں توڑ دوں اور جو ملک کہے کہ واقعی امام مہدی آ جائے اور جو اسے قتل کر دے میں اسے بے شمار انعام دوں۔ چونکہ حدیثوں کے مطابق انھیں شبہ ہے کہ امام مہدی ان کی سلطنت چھین لے گا............‘‘

وہابی امام مہدی علیہ السلام کی آمد پر یقین نہیں رکھتے اور اُن احادیث کی صحت سے انکار کرتے ہیں جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آخری زمانے میں آمد کے بارے میں موجود ہیں۔ تاہم عربوں میں بہت سے مشائخ اور عوام امام مہدی علیہ السلام کے آنے پر یقین رکھتے ہیں مگر اس کا برملا اظہار کرنا خلاف مصلحت سمجھتے ہوئے وہ خاموش ہیں۔

معروف ڈرامہ نگار اشفاق احمد مرحوم یہ کہتے ہیں:

’’یہ ملک پاکستان حضرت صالحؑ کی اونٹنی ہے۔ اس کا احترام اور اس کا ادب واجب ہے۔ جو اس ملک کے، اس سرزمین کے، اس دھرتی کے خلاف کوئی بات کرے گا تو پکڑا جائے گا اور بڑے عذاب سے گزرے گا‘‘۔

لِہٰذا، جو اس کو نقصان پہنچائے گا وہ اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ پاکستان کا حامی و مددگار ہے۔ ہمارے عرب بھائیوں کو چاہیے کہ وہ مستقبل قریب میں آنے والے وقت کا احساس کریں اور پاکستان دشمن دہشت گردوں کی مالی امداد بند کریں۔ اسلام دشمن قوتوں کا ہاتھ مظبوط کرنے کی بجائے پاکستان کے مددگار بنیں اور خوش نصیبوں میں شامل ہوں۔

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل